بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں

عالم اسلام کے علماء اور حکومتوں کے فیصلے

مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی

بانی ومہتمم جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ

ناشر

تحریک تحفظ ختم نبوت بہار

جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ، مدھوبنی، پرتاپ گنج، سپول، بہار (الہند)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں
مصنف	:	مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
سن اشاعت	:	بموقع سہ روزہ تربیتی کیمپ وتحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقدہ ۱۹/۲۰/۲۱/نومبر ۲۰۰۸ء
دوسرا ایڈیشن	:	بموقع ۷واں مسابقۃ القرآن الکریم وتعلیمی بیداری کنونشن منعقدہ ۲۴/۲۵/فروری ۲۰۱۲ء
قیمت	:	۲۵/روپے
ناشر	:	جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ، مدھوبنی، سپول (بہار)
طباعت منیجر	:	شاہد عبداللہ (09873629832)
پرنٹنگ	:	زیڈ کمپیوٹر حضرت نظام الدین نئی دہلی۔ (09810845366)
کمپوزنگ	:	محمد ارشد عالم ندوی

ملنے کے پتے

☆ مرکزی دفتر امام قاسم اسلامک ایجوکیشنل ویلفیئر ٹرسٹ انڈیا

این۔۹۳، سکنڈ فلور، سیلنگ کلب روڈ، لین نمبر ۲، بٹلہ ہاؤس جامعہ نگر نئی دہلی۔۲۵

عرض ناشر

قادیانی بھولے بھالے کم پڑھے مسلمانوں کو تحریص وترغیب کے ذریعہ قادیانیت کے جال میں پھنساتے رہے ہیں۔ دوتین سال قبل بہار کے ضلع سپول میں بعض سرکاری افسر کی شہ پر بہت سے مسلمان قادیانی کی گود میں چلے گئے تھے؟ مگر ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی وایہ پرتاپ گنج ضلع سپول بہار'' نے اس فتنہ کی نزاکت کو پوری طرح محسوس کیا اور بروقت فیصلہ لیا کہ نہ صرف ضلع سپول اور ملے ہوئے ملک نیپال سے قادیانیت کا خاتمہ کرنا ہے، بلکہ تحریر وتقریر اور محاضرات کے ذریعہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے افراد سازی بھی کرنی ہے اور علماء کی جماعت کو اس کام کے لیے بیدار بھی کرنا ہے، اسی مقصد سے ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' میں ''تحریک تحفظ ختم نبوت بہار'' کا ۲۰۰۸ء میں قیام عمل میں آیا۔ جس کی سرپرستی مذکورہ ادارے کے بانی ومہتمم حضرت مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب خلیفہ ومجاز خطیب الاسلام عارف باللہ حضرت مولانا سالم قاسمی دامت برکاتہ مہتمم دارالعلوم دیوبند (وقف) فرمارہے ہیں۔ اساتذہ اور ماہر علماء کی جماعت اس کام پر متعین ہے، جو ہمہ دم تحریر وتقریر کے ذریعہ عوام وخواص کے عقیدے کی درستگی اور فرقہ ضالہ مرتدہ قادیانی کی بیہودہ حرکتوں سے لوگوں کو باخبر کررہے ہیں۔ یہ رسالہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، ہمیں اللہ رب العزت سے امید ہے کہ انشاء اللہ یہ کتاب قادیانیت کے خدوخال اوراس کے اصلی چہرہ کو پہچاننے میں کافی وشافی ہوگی۔ مـــا اریـــد الا الاصـلاح وماتوفیقی الا باللہ۔

شاہد عبداللہ
تحریک تحفظ ختم نبوت بہار

پیش لفظ

الحمد للّٰہ حمداً کثیراً طیباً امابعد!

پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریعی، غیر تشریعی، ظلی، بروزی یا نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپؐ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر، مرتد، زندیق اور واجب القتل ہے۔ قرآن پاک کی ایک سو سے زائد آیات اور تقریباً دوسودس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور رسول ہیں اس بات پر پختہ ایمان ''عقیدہ ختم نبوت'' کہلاتا ہے۔

مذہب اسلام کے خلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد یہود ونصاریٰ نے سب سے پہلے جو سازش رچی اس کا اہم ہدف ''عقیدہ ختم نبوت'' ہی تھا۔ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جن پانچ افراد نے دعویٰ نبوت کا علم بغاوت بلند کیا تھا ان کے یہود ونصاریٰ سے گہرے مراسم تھے، مگر خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس فتنہ کو بروقت بھانپ لیا اور اس کی سرکوبی کیلئے کمربستہ ہوگئے۔

اسی وقت اصحاب رسولؐ نے اس بات پر اجماع کرلیا کہ ''عقیدہ ختم نبوت'' کا تحفظ کیا جائے اور نبوت کا جو بھی دعویٰ کرے اسے بلا تامل وتردد کافر قرار دیا جائے اور ایسے لوگوں کے خلاف جہاد فرض ہے۔

اس کے بعد مدینہ منورہ سے گیارہ لشکر ان مدعیان نبوت کی سرکوبی کیلئے خلیفہ اسلام سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے حکم پر میدان میں کود پڑے اور ایک سال کے اندر ان کی کوشش سے اس فتنہ کا قلعہ قمع ہوا، مدعیان نبوت توبہ وانابت کے ذریعہ دوبارہ اسلام میں داخل ہوئے۔

اسلام اور مسلمان کے اس اہم و بنیادی عقیدہ پر یہود و نصاریٰ اور حکمراں جماعت کی شہہ پر برسر عام اس فتنہ کا ظہور ہوتا رہتا ہے، مگر ہر دور میں تحفظ ختم نبوت کیلئے عاشقان نبی سینہ سپر ہو کر اس فریضہ کو انجام دیتے رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ دشمنان اسلام دنیا کے کسی خطہ میں منہ دکھانے اور سر اٹھا کر زندگی بسر کرنے سے آج تک قاصر ہیں اور چور، اچکوں کی طرح بھاگے بھاگے پھر رہے ہیں، جہاں بھی جاتے ہیں ذلت و رسوائی ان کا استقبال کرتی ہے۔

۲۰۰۸ء میں قادیانیوں نے شمالی بہار کے پسماندہ علاقوں میں شب خوں مارنے کی کوشش کی تھی، لیکن ناموس رسالت کے علمبردار حضرت مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی خلیفہ و مجاز خطیب الاسلام حضرت اقدس مولانا محمد سالم قاسمی دامت الطافہم العالیہ، بانی و مہتمم ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ سپول، بہار'' کی دلیرانہ و مخلصانہ کوشش کے سبب ان کی دال نہیں گلی۔ مفتی صاحب نے بروقت ان کی ایسی گرفت کی کہ عقیدہ ختم نبوت کے دشمن وہاں سے جلد ہی بوریا بستر سمیٹ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ یہ رسالہ دراصل مفتی صاحب کی اسی تحریک کا ایک حصہ ہے جو اس وقت کثیر تعداد میں شائع کروا کر مفت تقسیم کیا گیا تھا۔ اب رسالہ کی افادیت کے پیش نظر کچھ ترمیم و اضافہ کے ساتھ اسے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے

ڈاکٹر شہاب الدین ثاقب قاسمی

(سب ایڈیٹر روزنامہ انقلاب دہلی)

۲۰/جنوری ۲۰۱۲ء

حرف واقعی

چند برس قبل شمالی بہار کے مختلف علاقوں میں قادیانی مبلغین کی سرگرمیاں عروج پر تھیں اس کی وجہ یہ تھی کہ شریف عالم نامی شخص سپول ضلع کا ڈی ایم تھا جو نہ صرف اپنے تمام اہل و عیال سمیت قادیانی ہے، بلکہ بہار، جھارکھنڈ اور نیپال کے قادیانیوں کا امیر بھی ہے، اس وقت یہ علم ہوا کہ قادیانیوں کا رسوخ اعلیٰ سطح پر بھی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ شریف عالم جب اپنے عہدے کی چمک دمک اور نقرئی سکوں کی کھنک کے ذریعہ کمزور دل اور ناسمجھ و ناخواندہ مسلمانوں کے ایمان و عقیدے پر شب خون مارنے لگا تو ایمانی حمیت اور دینی جذبہ کے تحت راقم الحروف نے ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' کے اساتذہ، معاونین اور مخلصین کے ساتھ قادیانیوں کی شرانگیز مہم کا تعاقب کیا۔ ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' کے ''تحریک تحفظ ختم نبوت بہار'' نے پوری فعالیت کا ثبوت پیش کرتے ہوئے گاؤں گاؤں کا دورہ کر کے مسلمانوں کو قادیانیوں کی حقیقت اور ان کے مقاصد سے روبرو کیا۔

قادیانی کی شرانگیز مہم کا قلع قمع کرنے کے لئے عوامی سطح پر بھی جد وجہد کی اور سیاسی اور صحافتی سطح پر بھی بیداری لانے کی کوشش کی گئی۔ اس وقت جامعہ کے دو اعلیٰ سطحی وفود نے وزیر اعلیٰ بہار نتیش کمار سے ملاقات کر کے قادیانی ضلع مجسٹریٹ کی غیر آئینی کارستانیوں سے واقف کرایا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وزیر اعلیٰ نے اس کا تبادلہ پٹنہ کے شعبہ حیوانات میں کر دیا۔ الحمد للہ ہماری کوشش سے قادیانی مبلغین کے جو اثرات مسلمانوں میں پھیل گئے تھے اور بہت سوں نے جو گمرہی کی راہ بھی اختیار کر لی تھی انہیں تائب کر کے راہ راست پر لایا گیا اور ان کے ذہنوں کی تطہیر کی گئی، نیز اسلام مخالف مہمات کی سرکوبی کے لئے علمی و معروضی اعتبار سے علماء کو تیار کیا گیا، خدا کا شکر ہے کہ ہماری اس فکر کو دارالعلوم دیوبند نے جولانی عطا کی اور ہم اس لائق ہوئے کہ دارالعلوم دیوبند اور جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کے اشتراک سے سہ روزہ تربیتی کیمپ و تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔

اسی موقع پر باطل نظریات کو علمی سطح پر مات دینے کے لئے موٹی موٹی باتیں کتابچوں اور پمفلیٹ کی شکل میں مسلمانوں کے سامنے پیش کی گئیں اور اسی نظریہ کے تحت یہ رسالہ بھی شائع ہوا تھا۔ اگر اس

رسالہ کے ایک جملہ نے بھی کسی فرد کو متاثر کیا یا ضلالت کی راہ پر جانے سے روکنے میں کامیاب ہوا تو میں سمجھوں گا کہ میری محنت وصول ہوگئی۔اللہ سے دعا ہے کہ اس کو نفع بخش بنائے۔آمین

تحفظ ختم نبوت کے لئے نمایاں خدمات انجام دینے والے امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرماتے ہیں: ’’جولوگ تحریک ختم نبوت میں جہاں تہاں شہید ہوئے، ان کے خون کا جوابدہ میں ہوں، وہ عشق رسالت میں مارے گئے، اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ان میں جذبہ شہادت میں نے پھونکا‘‘ کہا جاتا ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ کی تحریک کی وجہ سے ختم نبوت کے تحفظ کیلئے امت میں بیداری ہوئی اور امت ہندیہ پورے جوش وجذبہ کے ساتھ میدان میں کود پڑی۔ جب کچھ تعلیم یافتہ لوگوں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ اس تحریک کی خاطر شہید ہورہے ہیں تو انہوں نے اپنے آپ کو اس تحریک سے علیحدہ کر کے یہ ثابت کرنا چاہا کہ جو لوگ مارے گئے یا مارے جارہے ہیں ہم اس کے ذمہ دار نہیں، تب پھر حضرت نے اپنی تقریر میں کہا ’’جولوگ ان کے خون سے دامن بچانا چاہتے ہیں میں ان سے کہتا ہوں کہ میں حشر کے دن بھی ان کے خون کا ذمہ دار رہوں گا، کیونکہ ختم نبوت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی سات ہزار حفاظ قرآن کریم کو تحفظ ختم نبوت کی خاطر شہید کروادیئے تھے اور غیر حافظوں کی تعداد اس سے تقریباً دوگنی ہوگی۔ (بحوالہ تحریک ختم نبوت، آغا شورش کاشمیری)

میں اس موقع پر ’’جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ‘‘ کے ممتاز اساتذہ اور راشٹریہ سہارا کے سینئر سب ایڈیٹر مولانا عبدالقادر شمس قاسمی کا بیحد ممنون ومشکور ہوں جن کے بہتر مشورے اور علمی تعاون سے یہ کتابچہ منظر عام پر آیا۔اللہ انہیں جزائے خیر دے۔

پہلے ایڈیشن کے ختم ہوجانے کے سبب دوسرا ایڈیشن ۱/۲ر ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۴، ۲۵ر فروری ۲۰۱۲ء بموقع مسابقۃ القرآن الکریم وتعلیمی بیداری کنونشن کچھ اضافہ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔اللہ پاک ہماری اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے۔(آمین)

مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی

بانی ومہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ
مدھوبنی، وایا پرتاپ گنج، ضلع سپول (بہار)

۲۱ر ربیع الاول ۱۴۳۳ھ
مطابق ۱۴ر فروری ۲۰۱۲ء

چند باتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام کو ہر عہد میں باطل قوتوں کا سامنا رہا ہے اور فرقۂ باطلہ کی یہ ہر آن کوشش رہی ہے کہ اسلام کی روشن روایات اور حق وانصاف کے جملہ اصولوں پر خاک ڈالی جائے، اسلامی شخصیات کو متہم کر کے انہیں بدنام کیا جائے، فرقہ قادیانی بھی انہی باطل قوتوں کا آلۂ کار ہے جو اسلام کے نام سے ہی مسلمانوں کو بہکانے اور ان کے عقیدے پر شب خون مارنے کی مہم میں مصروف ہے۔ برصغیر ہندو پاک سمیت عالم اسلام کے ممتاز علماء، فقہا اور مفتیان کرام نے جب قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا تو قادیانیوں نے اپنی ناپاک مہم کا رخ غریب وناخواندہ مسلمانوں کی بستیوں کی طرف کردیا اور وہ اس مہم میں مال وزر اور جملہ وسائل سے لیس ہوکر اپنے مشن کو انجام دینے میں مسلسل مصروف ہیں، تشویش ناک بات یہ ہے کہ ہندوستان کے مختلف علاقوں میں اس کے اثرات روز بروز پھیلتے جارہے ہیں۔اتر پردیش اور شمالی بہار کے وہ علاقے جو ہندو نیپال کی سرحد سے متصل ہیں وہاں قادیانی مبلغین زور وشور سے مسلمانوں کو بہکا رہے ہیں۔

قادیانی مبلغین کے بڑھتے قدم کو روکنے، قادیانیت کی حقیقت سے عام مسلمانوں کو واقف کرانے اور فتنہ قادیانیت کے سدباب کے لیے بندہ ناچیز کو رب کائنات نے یہ شرف بخشا۔اس وقت جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ ضلع سپول بہار کے بانی ومہتمم مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی کی سرکردگی میں یہ اہم کام انجام دیا جارہا ہے۔انہوں نے اپنے اساتذہ اور دینی کارکنان کے تعاون سے نہ صرف پورنیہ اور کوسی کمشنری کے مختلف مواضعات کا دورہ کر کے عام مسلمانوں کو قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کیا ہے، بلکہ قادیانیت سے متاثر لوگوں کی اصلاح اور انہیں تائب کرانے کی بھی کوشش کی ہے، نیز حکومتی سطح پر بھی اس شرانگیزی

کے خاتمہ کے لیے وہ جدو جہد کرتے رہے۔ مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی اس عہد کے ان جواں سال علماء میں ہیں جن کے اندر اسلامی حمیت کا امنڈتا ہوا سیلاب ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ موصوف کا ایک خاص وصف یہ ہے کہ وہ اکابر علماء سے مشورے کے لئے رجوع ہوتے رہتے ہیں اوران کے اندر غیر معمولی فعالیت اورحسن کارکردگی کے جواہر پارے موجود ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ جس کام کا منصوبہ بناتے ہیں اسے انجام تک پہنچانے کے لئے پوری قوت کا استعمال کرتے ہیں۔ موصوف نے دارالعلوم دیوبند کے تعاون سے علماء کا تربیتی کیمپ اور تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کرکے اپنی فعالیت اور بیدار مغزی کا ثبوت پیش کیا ہے اوراس موقع پر مختلف کتابیں اور پمفلیٹ شائع کرکے ایک اہم فریضہ کوانجام دیا ہے۔ زیرنظر رسالہ اسی سلسلہ کی اہم کڑی ہے، امید کہ مفتی عثمانی مدظلہ کے دیگر رسالوں کی طرح یہ رسالہ بھی عوام کے لئے مفید وکارآمد اور تحفظ ختم نبوت کے لیے کام کرنے والے مبلغین کے لیے چراغ راہ کا کام کرے گا۔ وماتوفیقی الاباللہ

عبدالقادر شمس قاسمی

سینئر سب ایڈیٹر عالمی سہارا نئی دہلی

۱۰ر نومبر ۲۰۰۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا غلام احمد اپنے عقائد کے آئینہ میں

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ عقائد پر مشتمل اتنی عبارتیں ہیں کہ ان کی تفصیل مختصر رسالہ میں نہیں آسکتی۔ چند عبارتیں بطور نمونہ تحریر کی جارہی ہیں کہ ان کے مطالعہ سے قادیانی کا صحیح چہرہ قارئین کے سامنے آجائے اوران کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔

1:- خداوہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب و اخلاق کے ساتھ بھیجا (اربعین 3 صفحہ 36 روحانی خزائن صفحہ 426 جلد 17)

2:- سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء صفحہ 11)

3:- میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں (ایک غلطی کا ازالہ خزائن صفحہ 211 جلد 22)

4:- نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا (حقیقۃ الوحی صفحہ 391 روحانی خزائن صفحہ 406 جلد 22)

5:- خدانے مجھے اطلاع دی تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب اور متردد کے پیچھے نماز پڑھو (اربعین 3 صفحہ 28 حاشیہ خزائن صفحہ 417 جلد 17)

6:- خدانے میرے اوپر ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہنچی اوراس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے (تذکرہ صفحہ 607)

مرزا بشیر الدین محمود نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“ (آئینہ صداقت صفحہ 135)

مرزا غلام احمد قادیانی کا دوسرا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے ”ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“ (کلمۃ الفصل صفحہ 110)

علماء کے فتاوے

مذکورہ بالا اقوال اور ان جیسی بے شمار کفریات عبارتوں کی بناء پر مرزا غلام احمد قادیانی علیہ اللعنہ کے زمانے سے لے کر اب تک تمام مکاتب فکر کے علماء نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کے کفر وارتداد کا فتویٰ دیا ہے۔ان فتاویٰ میں سے چند فتوے ناظرین کے پیش خدمت ہیں۔

علماء دیوبند کا متفقہ فتویٰ

(1) مرزا غلام احمد اور اس کے جملہ معتقدین درجہ بدرجہ مرتد، زندیق، ملحد، کافر اور فرقہ ضالہ میں یقیناً داخل ہیں۔

(2) معتقدین مرزا مذکور کے ساتھ کوئی اسلامی معاملہ شرعاً ہرگز درست نہیں۔ مسلمانوں کو ضروری اور لازم ہے کہ مرزائیوں کو نہ اسلامی سلام کریں نہ ان سے رشتہ قرابت رکھیں نہ ان کا ذبیحہ کھائیں نہ ان سے محبت اور الفت رکھیں نہ ان کو اپنے اسلامی مجمعوں میں شریک ہونے دیں نہ ان کی مجلسوں میں اہل اسلام شریک ہوں۔ جس طرح یہود ونصاریٰ اور ہندو سے اہل اسلام مذہباً علیحدہ رہتے ہیں اس سے زیادہ مرزائیوں سے الگ رہیں۔ جس طرح سے بول وبراز، سانپ اور بچھو سے پرہیز کیا جاتا ہے اس سے زیادہ مرزائیوں سے پرہیز کرنا شرعاً ضروری اور لازمی ہے۔

(3) کسی مرزائی کے پیچھے نماز ہرگز جائز نہیں۔ مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ایسا ہے جیسا یہود ونصاریٰ اور ہندوؤں کے پیچھے۔

(4) مرزائیوں کو نماز پڑھنے یا دیگر مذہبی احکام ادا کرنے کے لیے اہل سنت والجماعت اور اہل اسلام اپنی مسجدوں میں ہرگز نہ آنے دیں۔ (القول الصحیح فی المکائد المسیح صفحہ 11-12)

اس فتویٰ پر مندرجہ ذیل مشاہیر علماء دیوبند کے علاوہ تقریباً ڈیڑھ سو علماء ومفتیان کرام کی تصدیقات وتائیدات ہیں جن میں سے کچھ بزرگوں کے نام ذکر کیے جارہے ہیں۔

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی،

امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری، مناظر اسلام حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری، مفسر قرآن علامہ شبیر احمد عثمانی، مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن دیوبندی، مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی، شیخ الادب والفقہ مولانا اعزاز علی امروہوی، فخر المحدثین حضرت مولانا فخر الدین مرادآبادی، حضرت علامہ محمد ابراہیم بلیاوی رحمہم اللہ۔

مظاہر علوم سہارنپور کا فتویٰ

”سوال مذکور الصدر میں اکثر ایسے امور ذکر کیے گئے ہیں جو مسلمانوں کے نزدیک متفق علیہ ناجائز اور موجب کفر وارتداد قائل ہیں۔ پس جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہو اور ان اقوال کا مصدق ہو تو اس کے کفر میں کچھ کلام نہیں وہ شرعاً مرتد ہوگا، جس کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جو پہلے سے اہل اسلام تھا بعد نکاح کے قادیانی ہوگیا۔اس کا نکاح فوراً شرعاً باطل ہوجائے گا۔“

اس فتویٰ پر صاحب بذل المجہود حضرت مولانا خلیل احمد مہاجر مدنیؒ، حضرت مولانا عنایت الٰہی صاحبؒ، حضرت مولانا عبداللطیف صاحبؒ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی صاحبؒ اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کاملپوریؒ وغیرہ اکابر کے دستخط ہیں۔ (استنکاف المسلمین صفحہ 20 مرتبہ مولانا نور احمد الرشری)

ندوۃ العلماء لکھنؤ کا فتویٰ

مرزا قادیانی کی عبارتوں پر مشتمل ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرما کر ان اقوال مذکورہ استفتاء کا جو شخص قائل ہو وہ کافر ہے اسلام سے خارج ہے مناکحت وغیرہ اس سے جائز نہیں۔ (استنکاف المسلمین صفحہ 24-25)

حضرت مولانا محمد علی مونگیری علیہ الرحمہ کا فتویٰ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے (جس طرح مرزا صاحب نے اعلان کیا) وہ قرآن وحدیث کی رو سے کاذب ہے اب جو اس کے پیغام کی تبلیغ

کرے اور مسلمانوں کو اس پر ایمان لانے کی ترغیب دے وہ بھی بالیقین کفر و معصیت کی تبلیغ کرتا ہے۔(مکتوبات محمدیہ)

بانی امارت شرعیہ حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ کا فتویٰ

مرزا غلام احمد قادیانی بہ سبب ادعاء نبوت و توہین انبیاء کافر تھا اور اس کے تمام متبعین کافر ہیں جو مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی کی اس کے دعاویٰ باطلہ میں تصدیق کرے وہ مرتد ہے، ان کے ساتھ مرتدین کا برتاؤ کرنا چاہیے، اور جو لوگ ان کے متبعین کی اولاد ہیں اور نیز غلام احمد قادیانی کی اولاد جو بعد ادعاء نبوت پیدا ہوئے اور ان کے عقیدے کی تصدیق کرتے ہیں تو یہ سب کے سب کافر اصلی ہیں۔(فتاویٰ امارت شرعیہ جلد 1 صفحہ 33)

امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کا فتویٰ

فرقہ قادیانی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے ہیں۔ بلکہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی ہو سکتا ہے۔ اسی بناء پر مرزا غلام احمد قادیانی کو وہ لوگ نبی کہتے ہیں، یہ عقیدہ قرآن و حدیث اور اجماع امت کے خلاف ہے اور ایسا اعتقاد رکھنے والا آدمی مسلمان باقی نہیں رہتا ہے۔"اذالم یعرف الرجل ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم اخرالانبیاء علیھم وعلی نبیناالسلام فلیس بمسلم کذا فی الیتیمۃ فتاوی ھندیۃ"(فتاویٰ امارت شرعہ جلد 1 صفحہ 35)

جمعیۃ علماء ہند کا فتویٰ

''قادیانی جماعت مع اپنے بانی اور ان تمام پارٹیوں کے جو مرزا صاحب پر اعتماد رکھتی ہے اسلام سے خارج ہے اور مرتد کے حکم میں ہے۔ نہ ان سے رشتہ مناکحت جائز ہے، نہ رشتہ موانست و مودت، نہ انہیں مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا جائز ہے نہ ان سے وہ معاملات و تعلقات رکھنے جائز ہیں جو مسلمانوں سے رکھے جاسکتے ہیں۔''

نوٹ:- یہ فتویٰ جمعیۃ علما ہند کے اجلاس عام سورت منعقدہ 1956 کے موقع پر مرتب کیا گیا جس پر مندرجہ ذیل اکابر کی تصدیقات ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ، مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ، محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمیؒ، خطیب الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء شاہجہانپوریؒ، حضرت مولانا محمد قاسم شاہجہانپوری جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء یوپیؒ، حضرت مولانا محمد اسماعیل سنبھلی، حضرت مولانا قاضی سجاد حسین، حضرت مولانا حمید الدین قمر فاروقی صدر جمعیۃ علماء حیدرآباد، حکیم اعظمی صدر جمعیۃ علماء ممبئی، حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسن شاہجہانپوری، حضرت مولانا سید محمد شاہد فاخری الہ آبادی اور قاضی محمد حسن بھی۔

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا لطف اللہ صاحب علی گڑھؒ کا فتویٰ

''جس شخص کے یہ عقائد و مقالات ہیں جو سوال میں مذکور ہوئے وہ بے شک دائرہ اسلام سے خارج اور ملحد و زندیق ہے۔ نعوذ باللہ من شرورہ (اشاعت السنۃ صفحہ 190 جلد 13 شمارہ 5-6)

امام ربانی قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کا فتویٰ

''مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ ان تاویلات فاسدہ اور ہفوات باطلہ کے منجملہ دجالوں کذابوں خارج از طریقہ اہل سنت و داخل زمرہ اہل اہواء ہے اور اس کے اتباع بھی مثل اس کے ہیں۔''
(اشاعت السنۃ صفحہ 372 جلد 13 شمارہ 12)

قاطع عیسائیت حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکیؒ کا فتویٰ

مولانا غلام دستگیر قصوری مرحوم کے ایک استفتاء پر مکہ معظمہ سے حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ نے فتویٰ لکھا کہ ''مرزا غلام احمد قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے دوسرے علماء نے بھی اسی مضمون کے مطابق اپنی اپنی رائے

ظاہر کی۔(فتاویٰ قادریہ صفحہ 18)

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کا فتویٰ

علماء اسلام کے فتاویٰ کے مطابق قادیانی کافر ہیں، جو شخص قادیانی ہو جائے وہ مرتد کے حکم میں ہے اس سے تعلق رکھنا اس کے نکاح وغیرہ میں شریک ہونا یا اپنے یہاں اس کو شریک کرنا ناجائز ہے اس کے جنازہ میں شرکت اور نماز جنازہ بھی منع ہے۔(فتاویٰ محمودیہ 308/5)

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ کا فتویٰ

''قادیانی فرقہ جمہور علماء اسلام کے فتویٰ کے بموجب دائرہ اسلام سے باہر ہے۔اس فرقہ کے ساتھ میل جول اور تعلقات رکھنا سخت مضر اور دین کے لیے تباہ کن ہے، اس حکم میں قادیانی اور لاہوری دونوں برابر ہیں۔(کفایت المفتی جلد1، صفحہ 315)

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب کا فتویٰ

''قادیانی یہ عام کفار سے بدتر زندیق اور واجب القتل ہیں ان کی شادی، غمی میں شرکت کرنا یا اپنی شادی غمی میں انہیں شریک کرنا ان سے سلام وکلام غرض کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہیں۔ مسلمان کے جنازہ کے ساتھ ایسے مغضوب لوگوں کو چلنے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے۔''(احسن الفتاویٰ 360/6)

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوری کا فتویٰ

''قادیانیوں کی اولاد (نسلی مرزائی قادیانی، غلام احمد قادیانی کو نبی یا کم از کم مسلمان مانتی ہو تو بھی وہ کافر ہیں۔''(فتاویٰ رحیمیہ 69/7)

حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلویؒ کا فتویٰ

''اور جس طرح مسیلمہ کذاب کو مسلمان سمجھنا کفر ہے اسی طرح مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان سمجھنا کفر ہے، دونوں میں کوئی فرق نہیں، بلکہ مسیلمہ قادیانی یمامہ کے مسیلمہ سے

دجل اور فریب میں کہیں آگے نکلا ہوا ہے۔

علماء لدھیانہ کا فتویٰ

1301ہجری میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مجددیت اور کتاب براہین احمدیہ کی اشاعت کے بعد لدھیانہ کے مشہور خاندان مجاہدین کے سربرآوردہ علماء حضرت مولانا محمد صاحب، حضرت مولانا عبداللہ صاحب اور حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب رحمہم اللہ نے فتویٰ دیا کہ ''یہ شخص (مرزا غلام احمد قادیانی) مجدد نہیں بلکہ زندیق اور خارج از اسلام ہے۔''(فتاویٰ قادریہ صفحہ 3)

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کا فتویٰ

قادیانی اپنے عقائد مخصوصہ کے سبب مسلمان نہیں کہلا سکتے۔اس واسطے کسی مسلمان کو ان سے کسی قسم کا تعاون جائز نہیں۔(میر منیر صفحہ 293)

شیخ طریقت خواجہ غلام فرید کا فتویٰ

''مرزا قادیانی کافر ہے قادیانی فرقہ ناری اور جہنمی ہے۔حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔''(فوائد فریدیہ صفحہ 13)

صاحب عون المعبود حضرت مولانا شمس الحق عظیم آبادی کا فتویٰ

''اس میں شک نہیں کہ قادیانی نے مذہب الحاد اختیار کیا ہے اور نصوص کتاب وسنت کو اپنی جگہ سے پھیرا ہے۔''(اشاعت السنۃ صفحہ 376 جلد 13)

مشہور اہل حدیث عالم مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا فتویٰ

''مرزا صاحب اور ان کی جماعت چونکہ عقائد باطلہ کی حامل ہے اور اصول اسلام سے منحرف ہے۔اس لیے وہ کافر ہے اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔''(سیرت ثنائی صفحہ 178-179)

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلویؒ کا فتویٰ

’’فرقہ قادیانی قطعاً منکر آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کافر ہے۔اور دائرہ اسلام سے خارج ہےان سے مناکحت یقیناً ناجائز اور باطل ہے۔‘‘(استنکاف المسلمین صفحہ 32)

حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلویؒ کا فتویٰ

ایک طویل استفتاء کے جواب میں خلاصہ کے طور پر لکھا کہ’’ان عقائد ومقالات اور اس طریق عمل میں مرزا قادیانی پابندی اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت سے خارج ہے...مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے دجال، کذاب سے احتراز کریں اور اس سے وہ دینی معاملات نہ کریں جو اہل اسلام میں باہم ہونے چاہئیں نہ اس کی صحبت اختیار کریں نہ اس کو ابتداء سلام کریں نہ اس کو دعوت مسنون میں بلائیں نہ اس کی دعوت قبول کریں، نہ اس کے پیچھے اقتداء کریں، نہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں اگر انہیں اعتقادات واقوال پر یہ رحلت کرے۔(اشاعت السنۃ 185,140 جلد13 شمارہ5-6)

حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا فتویٰ

’’علماء حرمین شریفین نے قادیانی کی نسبت بالاتفاق فرمایا کہ ”من شك فى عذابه وكفره فقد كفر“ جوشخص اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت وحیات کے سب علاقے اس سے قطع کریں، بیمار پڑ جانے پر پوچھنے کو جانا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام، اسے مسلمان کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام۔‘‘(فتاویٰ رضویہ، صفحہ 51 جلد6)

مشہور بریلوی عالم مولانا دیدار علی رضوی کا فتویٰ

قادیانی مرتد ہے اور قادیانیوں کے ساتھ نکاح مطلقاً جائز نہیں اور اگر مسلمان مرد یا عورت مرتد ہو جائے تو ان کا نکاح فسخ ہوگا۔(استنکاف المسلمین صفحہ 23)

مولانا مفتی محمد حسین نعیمی کا فتویٰ

’’قادیانی اپنے عقائد ونظریات کے باعث مرتد ہیں۔ایسا شخص جو اسلام کے بعد کافر ہو مرتد ہوتا ہے۔(قادیانیت ہماری نظر میں صفحہ 85)

مولانا سید خلیل احمد قادری اور چھ دیگر بریلوی علماء کا فتویٰ

’’جوشخص خود کو پیغمبر کہے گا یا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کو چیلنج کرے گا وہ کاذب اور کافر ہے اور اس طرح اسلام کے دائرے سے خارج ہے۔(قادیانیت ہماری میں صفحہ 91)

جامعہ رضویہ کا فتویٰ

’’مرزائی ختم نبوت اور دیگر ضروریات دین کے منکر ہونے کی وجہ سے کافر ہیں۔مرزا قادیانی اور اسے حق پر ماننے والوں کو مسلمان جاننے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔(قادیانیت ہماری نظر میں صفحہ 659)

مولانا غلام احمد حنفی قادری مرادآبادی کا فتویٰ

غلام احمد قادیانی کے کفریات بدیہی ہیں کہ جن پر استدلال کی بھی ضرورت نہیں۔اس لیے اس کے تابعین سے رشتہ اخوت، سلسلہ مناکحت، تعلق محبت ربط ضبط شرعاً قطعی حرام ہے۔ہرگز ہرگز ان اسلامی روپ کے کافروں سے مومنین کو کوئی بھی تعلق نہ رکھنا چاہیے۔ان سے نکاح زنا ہوگا جو دین ودنیا میں وبال ونکال ہے۔(استنکاف المسلمین صفحہ 23)

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کا فتویٰ

متنبّی قادیان مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت کا کفر وزندقہ ایک ثابت اور کھلی ہوئی حقیقت ہے۔(قادیانیت ہماری نظر میں صفحہ 172)

حضرت مولانا مفتی محمد یحییٰ صاحب بھوپال کا فتویٰ

مندرجہ سوال ہذا میں متعدد ایسے اقوال ہیں جن کے کلمہ کفر میں تاویل بھی نہیں ہوسکتی۔لہٰذا

جس شخص کے ایسے عقائد ہوں وہ بوجہ مخالفت اسلام کے اسلام سے جدا ہے اور مسلمان مرد و عورت کا نکاح ایسے خارج عن الاسلام سے درست نہیں۔(استنکاف المسلمین صفحہ 23)

عالم اسلام کے ممتاز علماء اور اداروں کے فتاویٰ و فیصلے

مکۃ المکرّمہ کے مفتی اعظم اور رئیس القضاۃ شیخ عبداللہ بن حسن کا فتویٰ

''حق تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد ہم کہتے ہیں کہ مدعی نبوت کے کفر میں کوئی شک نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔اس لیے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ جو شخص قادیانی کے دعوے کی تصدیق کرے یا اس کی متابعت کرے وہ بھی مدعی نبوت کی طرح کافر ہے اور اہل اسلام سے ان کا رشتہ نکاح و بیاہ صحیح نہیں۔''(بیانات علماء ربانی صفحہ 183)

سعودی عرب کی المجمع الفقہی کا فتویٰ

''عقیدہ قادیانیت جو احمدیت کے نام سے بھی موسوم ہے اسلام سے مکمل طور پر خارج ہے اس کے پیروکار کافر اور مرتد ہیں۔ اگرچہ یہ لوگ مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور دھوکہ دینے کے لیے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتے ہیں اور فقہی کمیٹی یہ اعلان کرتی ہے کہ مسلمانوں کے ذمہ خواہ وہ حکمراں یا علماء و مصنفین خطیب ہوں یا داعی، فرض ہے کہ اس گمراہ ٹولے کا سختی سے مقابلہ کریں اور دنیا میں جہاں کہیں اس باطل ٹولے کا وجود نظر آئے اس کا قلع قمع کرنے کے لیے کمربستہ ہوجائیں۔''

اس فتویٰ پر دستخط کرنے والوں میں رئیس المجمع الفقہی شیخ عبداللہ بن حمید صدر مجلس قضاء سعودی عرب، نائب رئیس شیخ محمد علی الحرکان، جنرل سکریٹری رابطہ عالم اسلامی کے علاوہ مندرجہ ذیل علماء شامل ہیں۔شیخ مصطفیٰ الزرقاء، شیخ محمد رشید قبانی شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، شیخ محمد

بن صالح بن عثیمین، شیخ ابوبکر جومی، شیخ محمد محمود صواف، شیخ محمد بن عبداللہ السبیل، شیخ عبدالقدوس الہاشمی اور شیخ محمد رشیدی (البحوث الاسلامیہ شمارہ 26ذی قعدہ 1409ہجری تا صفر 1410ہجری، صفحہ 333)

بیت المقدس کے مفتی اعظم سید محمد امین الحسینی کا فتویٰ

کتاب اللہ اس پر صریح ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔اس عقیدہ پر ساری امت کا اجماع ہے اس کے خلاف عقیدہ رکھنا کفر اور اسلام سے خروج ہے۔ پس جو شخص نبوت کے جاری رہنے کا عقیدہ رکھے وہ مرتد ہے اس ارتداد کی وجہ سے اس کا نکاح فسخ ہوجائے گا۔ (بیانات علماء ربانی صفحہ 183)

شیخ ابوالبسیر عابدین مفتی اعظم جمہوریہ شام کا فتویٰ

''الحمدللہ تعالیٰ چونکہ فرقہ قادیانی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں تسلیم کرتا جس سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''خاتم النبیین'' کی مخالفت لازم آتی ہے نیز دین اسلام کے بیشتر عقائد کا منکر ہے۔ لہٰذا جو شخص بھی ان کے عقائد اختیار کرے گا میں اس کے کفر کا فتویٰ دیتا ہوں۔ (مرزائیت کا عبرتناک انجام، صفحہ 4، مرتبہ مولانا محمد ابراہیم صاحب چنیوٹ)

جامعہ ازہر مصر کا فتویٰ

قادیانی کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔(قادیانیت ہماری نظر میں، صفحہ 655)

مفتی اعظم شام علامہ محمد ہاشم الرشید الخطیب الحسینی القادری کا فتویٰ

''مسیح ہند (مرزا غلام احمد) کاذب ہے وہ اور اس کے پیرو اسلام میں داخل نہیں۔''(رئیس قادیان، صفحہ 430)

مفتی اعظم مصر علامہ شیخ محمد نجیب اور علامہ طنطاوی جوہری کا فتویٰ

مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب مواہب الرحمٰن سے ایک طویل عبارت نقل کر کے لکھتے ہیں کہ

''اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ غلام احمد حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبوت کے جاری رہنے کا عقیدہ رکھتا ہے اس کا دعویٰ ہے کہ وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی اتباع سے نبی ہے اور اس کی نبوت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے مغائر نہیں بلکہ وہ ہو بہو محمد ہے حالانکہ یہ عقیدہ صریح کفر اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ''وما کان محمد الخ'' کے خلاف ہے یہ بیان منجملہ ان دعاوی کے ہے جو غلام احمد ہندی کے کذب پر دلالت کرتے ہیں۔(رئیس قادیان، صفحہ 429)

مصر کے مشہور عالم شیخ از ہر علامہ حسنین محمد مخلوف کا فتویٰ

جو شخص بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا منکر پرلے درجہ کا جھوٹا اور بہتان تراش ہے۔ اسی لیے ہم مرزا غلام احمد قادیانی مراقی کی متبع تمام جماعت کے کافر ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں اور ہم یہ بھی فتویٰ دیتے ہیں کہ نہ تو ان سے رشتہ ناطہ جائز ہے اور نہ ہی انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے۔(صفوۃ البیان، صفحہ 186)

وزارت اوقاف اردن کا فتویٰ

''قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور وہ امت مسلمہ میں شامل نہیں کوئی مسلمان قادیانیوں کو نہ اپنی لڑکی نکاح میں دے اور نہ ان کی لڑکی سے شادی کرے اور ان کے ذبح کردہ جانور کا گوشت بھی نہ کھائے۔ نیز قادیانیوں کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں بھی دفن نہ کیا جائے۔

(قادیانیت ہماری نظر میں، صفحہ 656)

رابطہ عالم اسلامی کا فیصلہ

104 ملکوں کی نمائندہ تنظیم رابطہ عالم اسلامی نے اپنی عظیم الشان کانفرنس منعقدہ 6 تا 10 اپریل 1974 مکۃ المکرّمہ میں فتنہ قادیانیت کے تمام مذہبی وہ سیاسی پہلوؤں پر غور کر کے ایک متفقہ قرارداد پاس کی۔

''قادیانیت وہ باطل مذہب ہے جو اپنے ناپاک اغراض ومقاصد کی تکمیل کے لیے اسلام کا

لبادہ اوڑھے ہوئے ہے اس کی اسلام دشمنی ان چیزوں سے واضح ہے۔

(الف) مرزا غلام احمد کا دعویٰ نبوت۔

(ب) قرآنی نصوص میں تحریف کرنا۔

(ج) جہاد کے باطل ہونے کا فتویٰ دینا۔

قادیانیت برطانوی استعمار کی پروردہ ہے اور اس کے زیر سایہ سرگرم عمل ہے۔ قادیانیوں نے امت مسلمہ کے مفادات سے ہمیشہ غداری کی ہے اور اس استعمار وصیہونیت سے مل کر اسلام دشمن طاقتوں سے تعاون کیا ہے۔ اور یہ طاقتیں بنیادی اسلامی عقائد میں تحریف وتغیر اور ان کی بیخ کنی میں مختلف طریقوں سے مصروف عمل ہیں۔

(الف) معابد کی تعمیر جن کی کفالت اسلام دشمن طاقتیں کرتی ہیں۔

(ب) اسکولوں، تعلیمی اداروں اور یتیم خانوں کا کھولنا جن میں قادیانی اسلام دشمن طاقتوں کے سرمائے سے تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور قادیانی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تحریف شدہ ترجمے شائع کر رہے ہیں ان خطرات کے پیش نظر کانفرنس نے مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی ہے۔

(1) تمام اسلامی تنظیموں کو چاہیے کہ وہ قادیانی معابد، مدارس، یتیم خانوں اور دوسرے تمام مقامات میں جہاں وہ سیاسی سرگرمیوں میں مشغول ہیں ان کا محاسبہ کریں اور ان کے پھیلائے ہوئے جال سے بچنے کے لیے عالم اسلام کے سامنے ان کو پوری طرح بے نقاب کیا جائے۔

(2) اس گروہ کے کافر اور خارج از اسلام ہونے کا اعلان کیا جائے۔

(3) مرزائیوں (قادیانیوں) سے مکمل عدم تعاون اور اقتصادی، معاشرتی اور ثقافتی ہر میدان میں مکمل بائیکاٹ کیا جائے اور ان کے کفر کے پیش نظر ان سے شادی بیاہ کرنے سے اجتناب کیا جائے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن نہ کیا جائے۔

(4) کانفرنس تمام اسلامی ملکوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے متبعین کی ہر قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے اور انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے نیز

ان کے لیے اہم سرکاری عہدوں کی ملازمتیں ممنوع قرار دی جائیں۔

(5) قرآن مجید میں قادیانیوں کی تحریفات کی تصاویر شائع کی جائیں اور ان کے تراجم قرآن کا شمار کر کے لوگوں کو اس سے متنبہ کیا جائے، ان تراجم کی ترویج کا سدباب کیا جائے۔

(روزنامہ الندوہ سعودی عرب 14 اپریل 1974ء)

ہندو بیرون ہند کے ممتاز علماء کے ان فتاویٰ کے بعد دنیا کی عدالتوں کے چند فیصلے بھی نقل کر رہا ہوں تا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ مرزائیوں کے کفر وارتداد کا فیصلہ صرف علماء کا نہیں بلکہ عدالتوں یعنی سرکاری ججوں کا بھی ہے۔

قادیانیوں کے کفر وارتداد پر عدالتوں کے چند فیصلے

1:- 23 اگست 1897 میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداس پور کی عدالت میں کپتان جی ایم ڈبلیو ڈگلس نے 107 فوجداری ضابطہ کے تحت مقدمہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو فتنہ انگیز اور طبائع کو اشتعال کی طرف مائل کرنے والا بدزبان قرار دیا اور مرزا جی کو سخت تنبیہ کی کہ آئندہ بدزبانی سے پرہیز کرتے ہوئے کسی سے بھی نرم انداز میں گفتگو کیا کریں۔

ظاہر ہے کہ ایسا شخص شریف بھی نہیں کہا جا سکتا (تازیانہ عبرت، صفحہ 79)

2:- 24 فروری 1898 میں لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کی خدمت میں خود اپنی اور اپنی جماعت کی حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا کہ وہ اور اس کی جماعت انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ دین اسلام سے مرزا اور ان کے پیروکاروں کا کوئی بھی واسطہ نہیں ہے۔ (تلخیص مجموعہ اشتہارات، صفحہ 21، جلد 3)

3:- 21 اگست 1898 میں مسٹر ٹی ڈی ڈیکس ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداس پور پنجاب کی عدالت میں قائم مقدمہ کی عذرداری ٹیکس نمبر 55-56 پر منشی تاج الدین تحصیلدار پرگنہ بٹالہ نے رپورٹ لکھی، اپنی تحقیق میں منشی جی نے لکھا ہے کہ مرزا صاحب قوم مغل کے برلاس ہیں۔ اپنے ابتدائی ایام میں وہ نوکری کرتے رہے لیکن نوکری چھوڑ کر مذہب کی طرف رجوع کیا اور مذہبی

پیشوا منوانے کی کوشش میں لگے رہے۔ مرزا صاحب نے اپنے بیان حلفی میں لکھوایا کہ ان کو زمین سے تخمیناً 300 باغ سے 500 روپے سالانہ کی آمدنی ہے جبکہ مریدوں سے 5000 روپے کی آمدنی بتائی۔ ایک دفعہ قرض کی ضرورت پڑی تو اپنا باغ اپنی بیوی کے پاس گروی رکھ کر اس سے 4000 کا زیور اور ایک ہزار روپے کا نقد وصول کیا۔ گویا مرزا صاحب کی بیوی کو بھی ان پر اعتبار نہیں تھا اسی لیے باغ گروی رکھ کر بیوی نے روپیہ فراہم کیا۔

بہر کیف مرزا صاحب نے مذکورہ بالا رپورٹ سے متعلق لکھا ہے کہ منشی تاج الدین نے انصاف اور احقاق حق مقصود رکھ کر واقعات کو آئینہ کی طرح حکام بالا دست کو دکھایا اور اس طرح ٹھیک ٹھیک اصلیت تک پہنچنے کے لیے اعلیٰ حکام کو مدد دی۔

گویا مرزا صاحب نے اس بات کی تصدیق کر دی کہ وہ مہدی موعود نہیں ہو سکتے چونکہ وہ مغل ہیں، خدائی مامور اور ملہم من اللہ نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ ڈھونگی ہیں، مرزا صاحب اور ان کے اہل خانہ کے کروڑوں روپیہ کے زیورات اور تعیش سے بھرپور ان کی زندگی عام دینی اور روحانی شخصیتوں کی زندگی سے بھی میل نہیں کھاتی چہ جائیکہ انبیاء کرام کی حیات طیبہ سے۔

4:- 24 فروری 1899 میں اپنی بدزبانی اور درشت کلامی کی پاداش میں مسٹر دوئی ڈپٹی کمشنر ضلع گورداس پور کی عدالت میں مرزا صاحب کو حلف نامہ داخل کرنا پڑا کہ آئندہ وہ بدزبانی نہیں کریں گے، خدائی الہامات جن سے کسی کو تکلیف پہنچے ان کی اشاعت نہیں کریں گے۔ کسی کے متعلق پیشین گوئی نہیں کریں گے۔ کون سچا اور کون جھوٹا ہے اس کے لیے کسی سے مباحثہ نہیں کریں گے۔ کسی سے مباہلہ نہیں کریں گے۔ بڑی موٹی سی بات ہے کہ مرزا صاحب کا یہ حلف نامہ مہدویت، مسیحیت اور نبوت کی آڑ میں ان کے دعویٰ پارسائی سے قطعاً میل نہیں کھاتا۔ (تلخیص از مجموعہ اشتہارات، 134، جلد 3)

5:- 14 جولائی 1903 میں افغانستان کی اسلامی عدالت نے پہلے عبدالرحمٰن نامی اور اس کے بعد عبداللطیف نامی قادیانی کو مرتد قرار دیا اور دین اسلام کی توہین سے توبہ نہ کرنے پر موت کی

سزادی۔(خلاصہ بیان تذکرۃ الشہادتین مصنف مرزا)

6:- 8اکتوبر 1904 میں لالہ آتما رام مہتا نے اپنے ایک طویل فیصلے میں پچھلے دنوں بدزبانی کے جرائم میں مرزا صاحب کے ملوث ہونے کا حوالہ دیتے ہوئے کورٹ میں حکام بالا اور خدا کے حضور کیے گئے عہدو پیمان کا پاس ولحاظ نہ کرنے کے جرم میں 500روپے جرمانہ ورنہ چھ ماہ کی قید کا حکم سنایا۔(تازیانہ عبرت، صفحہ 195)

7:- 30جون 1912 کو ابراہیم احمد صاحب سب جج مونگیر نے فیصلہ دیا کہ شہر مونگیر کے دلاور پور کی مسجد میں قادیانی نماز نہیں پڑھ سکتے جس کی اپیل ہائی کورٹ فورٹ ولیم بنگال نے بھی رد کردی۔

8:- 7فروری 1935 کو بہاولپور کی عدالت کے اسپیشل جج محمد اکبر نے ایک مرزائی شوہر عبدالرزاق کے کافر اور مرتد ہونے کا فیصلہ دیا اور تنسیخ نکاح کا حکم دیا۔

9:- 6جون 1935 میں جی ڈی کھوسلہ سیشن جج گورداس پور نے اپنے فیصلہ میں کہا کہ مرزا صاحب اگرچہ مسلمان ہونے کے مدعی ہیں لیکن ان کے عقائد واصول اسلامی عقائد کے بالکل خلاف ہیں اور مرزا قادیانی انتہائی درجہ کا بداخلاق وبدزبان ہے۔

10:- 1937 میں موریشش کے چیف جسٹس نے مرزائیوں کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دیا۔

11:- 25مارچ 1954 کو میاں محمد سلیم سینئر سول جج راولپنڈی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔

12:- 3جون 1955 کو شیخ محمد اکبر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج راولپنڈی نے مرزائیوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

13:- 1957 میں حکومت شام (سیریا) نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر قادیانیت کو خلاف قانون قرار دیا۔

14:- 1958 میں حکومت مصر نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر خلاف قانون جماعت قرار دیا۔

15:- 22مارچ 1969 کو شیخ محمد رفیق گریجہ سول جج اور فیملی کورٹ نے فیصلہ فرمادیا کہ مرزائی خواہ قادیانی ہوں یا لاہوری غیر مسلم ہیں۔

16:- 24مارچ 1970 میں ہبلی (کرناٹک) انڈیا کے فاضل جج جناب سینم بھٹ جوشی نے یہ فیصلہ سنایا کہ اسلامی عقائد ونظریات اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں میں تقابل کرنے پر ہمارے سامنے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ مرزا غلام احمد کسی اسلامی اصول پر ایمان نہیں رکھتے، وہ نہ صرف یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبرانہ خوبیوں کے منکر ہیں بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے سے بھی انکار کرتے ہیں۔لہٰذ مرزا غلام احمد کی اتباع کرنے والوں کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا اس لیے قادیانیوں کو مسلمانوں کی مسجد میں عبادت کرنے یا مسلمانوں کے عوامی قبرستان میں قادیانی مردوں کو دفن کرنے کا حق نہیں۔

17:- 13جولائی 1970 میں سول جج جیمز آباد نے مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

18:- 7ستمبر 1974 میں قادیانی خلیفہ مرزا ناصر کے بیانات کے بعد قومی اسمبلی (پارلیمنٹ) نے بھرپور دلائل کی روشنی میں اور قادیانی خلیفہ کے لاجواب ہوجانے کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔

19:- 26اپریل 1984 میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا جس کی رو سے قادیانی اب اس کے مجاز نہ رہے کہ وہ قادیانیت کو اسلام سے تعبیر کریں یا اسلامی شعائر واصطلاحات استعمال کریں۔

20:- رابطہ عالم اسلام کے فیصلے کے بعد سعودی عرب، ابوظہبی، دبئی، بحرین اور قطر وغیرہ ممالک اسلامیہ نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔

جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ

بلاشبہ مدارس ومساجد عہد حاضر کے جدید چیلنجوں اور اسلام دشمن طاقتوں کے سامنے ایک مینارۂ نور کی طرح عظیم خدمت انجام دے رہے ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ بوریا نشیں علماء اور بے سروسامانی کے عالم میں سرگرم مدارس اسلامیہ جملہ اسلامی سرگرمیوں کے امین اور دین واسلام کی تحفظ کے ضامن ہیں۔ ہندوستان میں دینی مدارس کا جال بچھا ہوا ہے اور سبھی علوم اسلامی کی ترویج واشاعت میں مصروف ہیں، جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ اسی سلسلے کی ایک مضبوط کڑی ہے جو ہندونیپال کے سرحدی علاقے میں دینی، اصلاحی اور تعلیمی خدمات بحسن وخوبی انجام دے رہا ہے، جس کا شمار ملک کے ممتاز اداروں میں ہوتا ہے۔ جامعۃ القاسم کا قیام ۱۶؍شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ بمطابق 25 مارچ 1989ء کو عمل میں آیا۔

جامعہ ریاست بہار کے شمال میں واقع ہے جو مسلمانوں کی کثیر آبادی والا علاقہ ہے۔ اس علاقہ میں تقریباً پچاس لاکھ مسلمان آباد ہیں لیکن تعلیمی، اقتصادی وسیاسی پسماندگی کی وجہ سے وہ بے حد غربت و افلاس اور قبائل کی سی زندگی گذارنے پر مجبور ہیں۔ چنانچہ غربت وجہالت کا فائدہ اٹھا کر عیسائی مشنری اور قادیانی بھولے بھالے عوام کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ افسوس کہ ایک وقت ایسا آیا جب قادیانیوں کے دام میں ہزاروں مسلمان آگئے اور اپنا عقیدہ ختم نبوت گنوا بیٹھے۔ وقت کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ''تحریک تحفظ ختم نبوت جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' نے ''کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند'' کی نگرانی میں قادیانی اور دیگر باطل طاقتوں کے خلاف زبردست مہم چلائی جس کے نتیجے میں ہزاروں لوگ تائب ہوکر راہ راست پر لوٹ آئے، یہ مہم مسلسل جاری ہے۔

جامعہ میں سال رواں مقیم طلباء کی تعداد 750 ہے جس کی مکمل کفالت جامعہ کے ذمہ ہے۔ اسی طرح قادیانیت سے متاثرہ علاقوں میں قائم جامعہ کی 23 برانچوں میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد تقریباً 3050 ہے، ملت کے ان نونہالوں کی تعلیم وتربیت کے لئے 66 مخلص وتجربہ کار اساتذہ وخدام اس ذمہ داری کو پوری تندہی سے انجام دینے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

جامعہ کی سرگرمیوں اور خدمات کا دائرہ روز بروز بڑھتا جارہا ہے جس کی وجہ سے اخراجات میں بھی غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے۔ جامعہ کے احاطے میں 16؍ہزار اسکوائر فٹ پر مشتمل ایک عظیم الشان ''جامع امام محمد قاسم نانوتویؒ'' (مسجد) زیر تعمیر ہے جس میں بیک وقت تین ہزار بندگان خدا نماز ادا کرسکتے ہیں۔ مسجد کی چھت کی ڈھلائی کا کام باقی ہے جبکہ مسجد سے متصل ''معہد اشرف لتحفیظ القرآن الکریم''، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے نام سے منسوب اس معہد کی 10 درسگاہیں زیر

تعمیر ہیں، چھت کی ڈھلائی کا کام ابھی باقی ہے۔

49 کمروں پر مشتمل ''رواق مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ'' کی دوسری منزل کی تعمیر کا کام مکمل ہوچکا ہے، البتہ لکڑی، وائرنگ اور رنگ وروغن کا کام باقی ہے۔ ایک لاکھ بارہ ہزار اسکوائر فٹ میں 100؍بیڈ پر مشتمل ''شیخ زکریا چیریٹیبل ہاسپٹل'' کا سنگ بنیاد 26؍اپریل 2010 کو ''پیام انسانیت کنونشن'' کے موقع پر بہار کے وزیر اعلیٰ عالی جناب نتیش کمار، حضرت مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری نواسۂ شیخ الحدیث شیخ زکریا کاندھلویؒ کے ہاتھوں رکھا جاچکا ہے، اس موقع پر مولانا محمد عیسیٰ منصوری چیئرمین ورلڈ اسلامک فورم لندن، مولانا سلیم محمد کریم صدر دارالقرآن انٹرنیشنل ٹرسٹ جنوبی افریقہ، ڈاکٹر عزیز برنی گروپ ایڈیٹر روزنامہ راشٹریہ سہارا، جناب علی انور ایم پی کے علاوہ بڑی تعداد میں علماء ودانشوران اور تقریباً تین لاکھ سے بھی زائد بندگان خدا شریک تھے۔

24 ہزار اسکوائر فٹ پر مشتمل ''مرکز الامام ابی الحسن علی حسنی ندوی الاسلامی'' کا سنگ بنیاد 10؍دسمبر 2007 کو عالم ربانی حضرت مولانا سعید الرحمٰن الاعظمی ندوی مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ہاتھوں رکھا گیا ہے، اس موقع پر مولانا محمد عیسیٰ منصوری چیئرمین ورلڈ اسلامک فورم لندن، مولانا انیس الرحمٰن قاسمی ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء ودانشوران اور 25 ہزار سے زائد دردمند حضرات موجود تھے۔

موجودہ ترقی یافتہ دور میں تعلیم کے میدان میں مسلم بچے دنیا کے سامنے پیچھے رہ جاتے ہیں انہی حالات کے پیش نظر ارباب جامعہ نے تعمیری منصوبوں میں ''کوسی انسان کالج''، لڑکیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے ''معہد عائشہ صدیقہؓ'' اور ''القاضی کمپیوٹر سینٹر'' کو شامل کیا ہے جو وقت کی اشد ضرورت ہے جبکہ جامعۃ القاسم کے عزائم میں کئی اہم اور دوسرے پروجیکٹ بھی شامل ہیں، جو زمانہ کے حالات کو دیکھتے ہوئے وقت کی اہم پکار ہیں۔

2010-11 میں جامعہ کا سالانہ خرچ 1,26,21,343 روپے ہوا جب کہ غیر معمولی اخراجات اور ہوش ربا گرانی کی وجہ سے 15,31,171 روپے کا قرض حسنہ بذمہ جامعہ ہے۔ اس مہنگائی کو دیکھتے ہوئے 2011-12 کا سالانہ تخمینی بجٹ ایک کروڑ پچاس لاکھ روپے طے کیا گیا ہے جو صاحب جود وسخا اور باتوفیق اہل خیر کے تعاون سے اللہ رب العزت پورا کرانے والا ہے۔ لہٰذا جامعہ کے عام اخراجات اور بجٹ کی تکمیل اور تعلیمی وتعمیری منصوبوں کو پورا کرنے کے لیے آپ سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے اور گزارش ہے کہ اس دینی واسلامی مشن کو تقویت واستحکام بخشنے کے لیے ہرممکنہ تعاون فرمائیں۔ اللہ ہمارا اور آپ کا حامی وناصر ہو۔

الحمدللہ جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کوحضرت اقدس مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری مدظلہ العالی (نواسہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ، مہاجر مدنی) وامین عام جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کی خصوصی توجہ وسرپرستی حاصل ہے۔''وما تقدموا من خیر تجدوہ عند اللہ خیرا و اعظم اجرا''

جامعہ کے مشاہدین

- حضرت مولانا محمد سالم قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند (وقف)
- حضرت مولانا سعیدالرحمٰن اعظمی ندوی مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
- حضرت مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری (امین عام جامعہ مظاہر علوم سہارنپور)
- حضرت مولانا محمد قمرالزماں الہ آبادی سرپرست بیت المعارف الہ آباد
- عالی جناب نتیش کمار (وزیراعلیٰ بہار)
- حضرت مولانا غلام محمد وستانوی مہتمم جامعہ اشاعت العلوم، اکل کوا، مہاراشٹر
- حضرت مولانا یعقوب اسماعیل منشی صدر مجلس تحقیقات شرعیہ، ڈیوزبری انگلینڈ
- حضرت مولانا محمد عیسیٰ منصوری چیئرمین ورلڈ اسلامک فورم، لندن، یو۔کے
- حضرت مولانا سلیم محمد کریم (چیئرمین دارالقرآن انٹرنیشنل ٹرسٹ، لیڈی اسمتھ، جنوبی افریقہ)
- حضرت مولانا قاری سید محمد عثمان منصورپوری ناظم اعلیٰ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
- حضرت مولانا مفتی احمد دیولا مہتمم جامعہ علوم القرآن جمبوسر بھروچ، گجرات
- حضرت مولانا ابراہیم صاحب مظاہری بانی ومہتمم جامعہ قاسمیہ کھروڈ، بھروچ، گجرات
- حضرت مولانا مفتی عباس داؤد بسم اللہ صاحب مفتی جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل، گجرات
- حضرت مولانا عبدالرحیم بستوی استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند
- حضرت مولانا انیس الرحمٰن قاسمی ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ
- حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی چترویدی شیخ الحدیث جامعہ امدادالاسلام میرٹھ
- حضرت مولانا محمد اسلام قاسمی محدث دارالعلوم دیوبند (وقف)
- حضرت مولانا سفیان قاسمی نبیرہ حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ، سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند
- حضرت مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری استاذ حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
- حضرت مولانا مفتی امتیاز احمد میمنؒ مہتمم دارالقرآن احمد آباد، گجرات
- حضرت مولانا مفتی ثمین اشرف قاسمی امام وخطیب جامع الحبتور، دبئی

- حضرت مولانا قاری رکن الدین قاسمی صاحب استاذ تحفیظ القرآن، جامع الغریر، دبئی
- حضرت قاری محمد آصف خان، امام وخطیب سفری مسجد مسقط، سلطنت آف عمان
- حضرت مولانا عبدالغنی صاحب مانچسٹر، انگلینڈ
- حضرت قاری اسماعیل بسم اللہ صاحب بانی ومہتمم جامعۃ القرآت کفلیتہ، گجرات
- حافظ وقاری شہاب الدین صاحب (امام وخطیب مسجد العین یو اے ای)
- عالی جناب علی انور صاحب (ممبر آف پارلیمنٹ)
- مولانا محمد عثمان مظاہری صاحبزادہ حضرت مولانا محمد سلمان صاحب مظاہری ناظم جامعہ مظاہر علوم سہارنپور
- مولانا محمد ساجد مظاہری نواسہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ
- مولانا مفتی محمد صالح مظاہری نواسہ حضرت جی مولانا انعام الحسن کاندھلویؒ
- مولانا شمشاد احمد رحمانی استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند (وقف)
- حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
- حضرت مولانا راشد قاسمی ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت جامعہ مظاہر علوم سہارنپور
- حضرت مولانا مفتی ثناء الہدیٰ قاسمی، نائب ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ بہار
- حضرت مولانا صغیر احمد رحمانی، رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ
- حضرت مولانا سہیل احمد ندوی، معاون ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ بہار
- حضرت مولانا نورالحق رحمانی، استاذ المعہد العالی امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ بہار
- حضرت مولانا فریدالدین قاسمی، استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند (وقف)
- حضرت مولانا نسیم احمد، شیخ الحدیث جامعہ نورالاسلام میرٹھ
- حضرت مولانا عصمت اللہ رحمانی، امام وخطیب مسجد خیرولین کولکاتہ، مغربی بنگال
- حضرت مولانا عبداللہ بخاری صاحب امام وخطیب جامع مسجد مونگیر بہار
- حضرت مولانا مفتی عقیل احمد قاسمی استاذ حدیث جامعہ حسینیہ راندیر، سورت گجرات
- حضرت مولانا مفتی عارف قاسمی استاذ حدیث جامعہ حمیدیہ پانولی بھروچ گجرات
- حضرت مولانا عبدالاحد ازہری مہتمم وشیخ الحدیث معہد ملت مالیگاؤں، مہاراشٹر

ان کے علاوہ بہت سے ملک کے ممتاز علماء اور سیاستداں جامعہ کا مشاہدہ کرکے اپنے تاثرات تحریر کر چکے ہیں۔

جامعہ ایک نظر میں

- **سن تاسیس جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ:** ۱۶؍شعبان ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۵؍مارچ ۱۹۸۹ء

- ٹرسٹ رجسٹریشن نمبر 22473
- کل تعداد طلبہ مع شاخ 3800
- تعداد طلبہ شاخ 3050
- جامعہ میں مقیم طلبہ 750
- امدادی طلبہ 710
- شاخ جامعہ 23
- اساتذہ وملازمین 66
- تعداد کتب لائبریری 28500
- ترجمان جامعہ ماہنامہ معارف قاسم جدید دہلی
- شعبہ ناظرہ قرآن کریم مع تجوید
- شعبہ تحفیظ القرآن الکریم
- پرائمری اسکول (ا تا ۵)
- شعبہ ابتداء عربی تا ہفتم (مشکوٰۃ وجلالین)
- ڈپلوپا اِن فنکشنل اردو لنگویج (منظور شدہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان)
- شعبہ افتاء وقضاء
- شعبہ تحقیق وتخصص
- شعبہ مکاتب قرآنیہ
- انجمن اصلاح اللسان
- انجمن النادی العربی
- شعبہ مالیات
- شعبہ مطبخ
- شعبہ نشر واشاعت
- شعبہ تعمیر مساجد
- شعبہ تعمیرات
- شعبہ اصلاح معاشرہ
- شعبہ دعوت وتبلیغ
- شعبہ خدمت خلق وریلیف
- شعبہ تحریک تحفظ ختم نبوت
- شعبہ تحریک پیام انسانیت
- شعبہ میڈیکل کیمپ
- شعبہ اوقاف
- القاضی کمپیوٹر سینٹر

جامعہ کی مطبوعات

نام کتاب	مصنف	مرتب
مقامات مقدسہ	حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (سابق مہتمم دار العلوم دیوبند)	مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
زکوٰۃ اور اس کا مصرف (اردو/انگریزی)	امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد	مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
خطبہ حجۃ الوداع (اردو/انگریزی)		مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
قاضی مجاہد الاسلام حیات وخدمات نمبر	مدیر اعلیٰ	مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
سیرت النبی نمبر		مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
مسلم پرسنل لا نمبر		مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
پیام انسانیت نمبر		مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
رمضان کریم نمبر		مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
قرآن کریم نمبر		مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
مجاہد کی للکار	مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی	
قرآن کریم کا اعجاز اور اس کی حقیقت (اردو/انگریزی)	مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی	
ہندوستان میں مدارس اسلامیہ (اردو/انگریزی)	مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی	
اسلام اور امن وآشتی، اردو/انگریزی (زیر طبع)	مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی	
قادیانیت کی حقیقت (اردو/انگریزی/ہندی)	مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی	
اسلام اور قادیانیت عقائد کی روشنی میں		مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں		مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
مجموعۂ رسائل حضرت علامہ نور محمد خان ٹانڈویؒ		مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
ہندی زبان میں کتب سیرت کا ادبی جائزہ (زیر طبع)		مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
راہ عمل (زیر طبع)		مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
ذکرا قائماً (20 ویں صدی کے علماء گجرات کی علمی، دینی خدمات)		مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
دینی مدارس ماضی، حال اور مستقبل تقاضے، چیلنجز اور ان کا حل		مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
قادیانیوں کو غور وفکر کی دعوت		مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی
متاع زندگی مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی جہد مسلسل، تحریکات، خدمات		ڈاکٹر شہاب الدین ثاقب القاسمی
محمد رسول اللہ کے بعد کوئی نبی نہیں	حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی	
قادیانیت منظر اور پس منظر	حضرت مولانا بلال عبدالحی حسنی ندوی	
چند نامور علماء	حضرت مولانا بدر الحسن قاسمی	عبدالقادر شمس قاسمی
قادیانی گروہ زندیقوں کی طرح تحریک ارتداد چلا رہا ہے		مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری
قادیانیوں کی چال سے ہوشیار رہیں!		مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری
قادیانیت انگریزوں کا خود کاشتہ پودا (اردو، ہندی)		مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری
عام مسلمانوں کو قادیانیت کی حقیقت سمجھانے کا طریقہ (ہندی)		مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری
ایمان اور کفر کی حقیقت (ہندی)		مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری
قادیانیت کے متعلق علمائے اسلام اور سرکاری عدالتوں کا فیصلہ		مولانا شاہ عالم گورکھپوری
قادیانی تحریروں کی روشنی میں قادیانیوں کی سیاسی وسماجی پوزیشن		مولانا شاہ عالم گورکھپوری
دین اسلام سے قادیانیوں کا کوئی تعلق نہیں (ہندی)		مولانا شاہ عالم گورکھپوری
تحریک تحفظ ختم نبوت اور جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ		ڈاکٹر شہاب الدین ثاقب القاسمی
کوسی کا تباہ کن سیلاب اور جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ		(رپورٹ) شاہ جہاں شاد
شجرۂ طیبہ		مولانا محمد شاہد قاسمی
منہاج الصالحین یعنی تحفۂ متسابقین		مولانا مجتبیٰ بن احمد لولات رویدروی
المذاکرۃ التفسیریۃ یعنی تحفۂ مسابقات		مفتی عبدالرحیم فلاحی

اس کے علاوہ مختلف موضوعات پر رسائل ومجلّات طباعت کے مرحلے سے گذر کر جلد ہی منظر عام پر آنے والے ہیں۔